بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۲ امان ۱۳۴۵ھش ۱۹ ذیقعد ۱۳۸۵ھ ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء	نمبر ۵۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبودیّت کا سرّ یہی ہے کہ انسان خدا کی پناہ کے نیچے اپنے آپکو لے آوے

جو خدا کی پناہ نہیں چاہتا وہ مغرور اور متکبر ہے

"خداتعالیٰ کا منشاء ہے کہ انسان توبہ نصوح کرے اور دُعا کرے کہ اس سے گناہ سرزد نہ ہو۔ نہ آخرت میں رسوا ہو نہ دنیا میں۔ جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلّل اس میں نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہیں پہنچتی۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گزر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے تو سختیٔ قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان روو ے۔ اس کیلئے محرکات ہوتے ہیں۔ انسان نظر ڈالکر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اس کی عمر کا کیا حال ہے سو دیگر گزشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے۔

جو شخص دعوے سے کہتا ہے کہ میں گناہ سے بچتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ جہاں شیرینی ہوتی ہے وہاں چیونٹیاں ضرور آتی ہیں۔ اسی طرح نفس کے تقاضے تو ساتھ لگے ہی ہیں ان سے نجات کیا ہو سکتی ہے؟ خداتعالیٰ کے فضل اور رحمت کا ہاتھ نہ ہو تو انسان گناہ سے نہیں بچ سکتا نہ کوئی نبی نہ ولی۔ اور نہ ان کے لئے یہ فخر کا مقام ہے کہ ہم سے گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ خداتعالیٰ کا فضل مانگتے تھے۔ اور نبیوں کے استغفار کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ خداتعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ان پر رہے۔ ورنہ اگر انسان اپنے نفس پر چھوڑا جاوے تو وہ ہرگز معصوم اور محفوظ نہیں ہو سکتا۔ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ اور دوسری دعائیں بھی استغفار کے اسی مطلب کو بتلاتی ہیں۔ عبودیت کا سرّ یہی ہے کہ انسان خدا کی پناہ کے نیچے اپنے آپ کو لے آوے۔ جو خدا کی پناہ نہیں چاہتا وہ مغرور اور متکبر ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صد ۲۱)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا پچھلے دنوں انگلستان میں اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے وقت کچھ غلطی رہ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب موصوف کو بخار بھی ہو گیا تھا۔ اور کمزوری بھی زیادہ ہو گئی تھی۔ امید ہے موصوف اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے روبصحت ہوں گے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ سائنس کے میدان میں بین الاقوامی شہرت کے مالک اور بفضل تعالیٰ بہت نافع الناس وجود ہیں۔

○ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب بی۔ اے سیکرٹری وقف جدید لائل پور کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت اور دراز عمر عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ (ناظم مال وقف جدید)

○ مجلس انصاراللہ کے اراکین کی یاددہانی کے لئے گزارش ہے کہ مجلس کی طرف سے چار چندوں کی تحریک ہے۔ ان میں سے پہلے تین لازمی چندے ہیں

۱۔ چندہ مجلس۔ آمد پر بشرح ½ پیسہ فی روپیہ

۲۔ سالانہ اجتماع۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن اور ربوہ کے اراکین سے ۳ روپے فی رکن

۳۔ اشاعت لٹریچر۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن

۴۔ تعمیر فنڈ۔ حسب استطاعت

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

ایجنڈا مجلس مشاورت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کا ایجنڈا جو ۲۵، ۲۶، ۲۷ مارچ کو منعقد ہو رہی ہے۔ سب جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جس جماعت کو ۱۴ مارچ تک بھی ایجنڈا نہ ملے وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ انہیں ایجنڈا کی مزید کاپی بھجوا دی جائے۔

نیز جن جماعتوں نے ابھی تک نمائندگان کا انتخاب اجلاس عام میں نہیں کیا وہ بھی انتخاب کر کے بعد تصدیق عہدیداران فہرستیں دفتر ہذا کو جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۶ء

اسلام میں انفاق کی بنیاد ہمدردی پر ہے

گزشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا ہے کہ اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا۔ وہ ہم کو اس زندگی کو خدانما زندگی گزارنے کے لئے ہدایات دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قوتیں دیئے ہیں وہ بے فائدہ نہیں دیئے۔ بلکہ وہ اس لئے دیئے ہیں کہ ان کے بغیر انسان زندگی نہیں گزار سکتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے ایک تقریر میں فرماتے ہیں:-

"یہ سب جھوٹے اور خیالی عقائد ہیں جو کہتے ہیں کہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دو۔ ممکن ہے یہ تعلیم اس وقت مختص المکان اور مختص الزمان کی طرح ہو۔ ہمیشہ کے لئے یہ قانون نہ کبھی ہو سکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے۔ اس لئے کہ انسان ایک ایسے درخت کی طرح ہے۔ جس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ اگر اس کی ایک ہی شاخ کی پرواہ کی جاوے۔ تو باقی شاخیں تباہ اور برباد ہو جائیں گی۔ عیسائی مذہب کی اس تعلیم میں جو نقص ہے وہ بخوبی ظاہر ہے۔ اس سے انسان کے تمام قویٰ کی نشوونما کیونکر ہو سکتی ہے۔ اگر صرف درگذر ہی ایک عمدہ چیز ہوتی تو پھر انتقامی قوت اس کی قوتوں میں کیوں رکھی گئی ہے؟ اور کیوں پھر اس درگذر کی تعلیم پر عمل نہیں کیا جاتا۔ مگر برخلاف اس کے کامل تعلیم وہ ہے۔ جو اسلام نے پیش کی۔ اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم کو ملی ہے اور وہ یہ ہے۔

جزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله۔

یعنی بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخش دے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو، کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ خواہ نخواہ ضرور ہر مقام پر شر کا مقابلہ نہ کیا جائے۔ اور انتقام نہ لیا جاوے۔ بلکہ منشاء الٰہی یہ ہے کہ محل اور موقعہ کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ موقعہ گناہ کو بخش دینے اور معاف کر دینے کا ہے۔ یا سزا دینے کا۔ اگر اس وقت سزا دینا ہی مصلحت ہو۔ تو اس قدر سزا دی جاوے جو سزاوار ہے۔ اور اگر عفو کا محل ہے تو سزا کا خیال چھوڑ دو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۶۰، ۳۶۱)

قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ اس میں کس قسم کی ہدایات ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ويقيمون الصلوة ومما رزقناهم ينفقون

یعنی یہ کتاب ان لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے جو تقوےٰ اللہ سے نماز قائم کرتے ہیں۔ اور رزق جو ہم نے ان کو دیا ہے اس کو راہ للہ خرچ کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کام وہی انسان بجا لا سکتا ہے۔ جو دنیا کے کاموں میں مصروف رہ کر اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ پہاڑوں کی کھوؤں میں یاد اللہ کرتے رہنا یا جنگلوں میں الگ تھلگ ہو کر عبادت میں مصروف رہنا اسلام میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ البتہ قلیل عرصہ کے لئے بطور مشق کے تنہائی میں عبادت کرنا اور بات ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو رزق تو بہر حال پہنچاتا ہے۔ مگر رزق حلال وہی ہے جو انسان اپنی محنت اور ان قوتوں کو استعمال کر کے حاصل کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کئے ہیں۔ یہی معنے "رزقناهم" کے ہیں۔ ایسے رزق کو یا خداداد قوتوں کو عباد اللہ کی خدمت کے لئے استعمال کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ اگر ہم محنت سے رزق نہ حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں ہم کو عطا کئے ہیں۔ ان کو استعمال نہ کریں۔ تو یہ کفران نعمت میں داخل ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی زندگی عملی زندگی ہی کا نام ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسلام کے معنے تو یہ تھے کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت میں فنا ہو جاوے۔ اور جس طرح پر ایک بکری کی گردن قصاب کے آگے ہوتی ہے۔ اسی طرح پر مسلمان کی گردن خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے رکھ دی جاوے۔ اور اس کا مقصد یہ تھا کہ خدا تعالیٰ ہی کو وحدہٗ لاشریک سمجھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اس وقت یہ توحید گم ہو گئی تھی۔ اور یہ دیش آریہ ورت بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا۔ جیسا کہ پنڈت دیانند سرسوتی نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ ایسی حالت اور ایسے وقت میں ضرور تھا کہ آپ مبعوث ہوتے اس کا ہمرنگ یہ زمانہ بھی ہے۔ جس میں بت پرستی کے ساتھ انسان پرستی اور دہریت بھی پھیل گئی ہے۔ اور اسلام کا اصل مقصد اور روح باقی نہیں رہی۔ اس کا مغز تو یہ تھا کہ خدا ہی کی محبت میں فنا ہو جانا اور اس کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھنا اور مقصد یہ ہے کہ انسان روبخدا ہو جاوے۔ رو بدنیا نہ رہے۔ اور اس مقصد کے لئے اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں۔ اول حقوق اللہ دوم حقوق العباد۔ حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷)

مخلوق خدا سے ہمدردی کرنے کے یہی معنی ہیں کہ انسانوں کے دکھ درد میں مدد کریں۔ دوسروں کی مدد اسی وقت کی جا سکتی ہے۔ جب ہم اپنا مال اور اپنے قویٰ جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو عطا کئے ہیں خدمت میں صرف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۳ دسمبر ۱۹۶۵ء جو الفضل کی اشاعت ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ہمدردی خلق ہی کی ایک بین مثال ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ میں جماعت کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے۔ کہ وہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔ اور اقوام میں باوقار جگہ پا سکتی ہے۔ جس قوم کا کوئی فرد رزق اور لباس سے محروم نہ رہے۔ آپ نے بعض ملکوں میں جو خطرناک انقلابات ہوتے ہیں۔ ان کی مثال دے کر بتایا ہے۔ ایسی قوموں میں جو زلزلے آتے ہیں۔ وہ اسی وجہ سے آئے ہیں کہ ان اقوام کے اکثر لوگ بھوکوں مرنے لگے تھے۔ اور ان کو کافی خوراک یا لباس نہیں ملتا تھا۔ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو کر رہ گئی تھی۔ جو خود تو طرح طرح کی عیاشیاں کرتے تھے۔ مگر اپنے ہمسایوں اور ہم قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"بھوک کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی طرف جب قومیں توجہ نہیں دیتیں تو ان قوموں میں بڑے بڑے انقلاب برپا ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ روس میں ریوولیوشن (انقلاب) اور دوسرے بہت سے ممالک میں انقلاب اسی لئے برپا ہوئے کہ وہاں اکثر لوگوں کی زندگی کی ضروریات خصوصاً کھانے کا خیال نہیں رکھا گیا۔

اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں اور ان آیات سے مستنبط ہوتا ہے کہ اس دنیا میں جب بھائی بھائی کا خیال نہیں رکھتا۔ اور ایک قوم کی اکثریت اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تو اس قوم پر ایک دن انقلاب کا بھی چڑھ آتا ہے۔ جس میں بہت سے بڑے اور امیر لوگ چھوٹے اور غریب کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ دن ان کے پچھتانے کا ہوتا ہے جس قوم کے ہر فرد کو اس کی ضروریات میسر آتی رہیں اور ان کے دل مطمئن اور تسلی یافتہ ہوں اس قوم میں اس قسم کا انقلاب برپا نہیں ہوا کرتے۔ انقلاب اور ریوولیوشنز انہی ملکوں اور قوموں میں ہوتی ہیں۔ جن کے بڑے حصہ کو دھتکارا جاتا ہے۔ اور ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔"

(الفضل ۱۰-۳)

۵- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:-

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

درس الحدیث

گھروں میں آنے کے لئے اجازت و سلام ضروری ہے

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

◼ عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرھھا (البخاری و مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مَیں اپنے والد مرحوم کے قرضہ کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مَیں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ کون ہے؟ مَیں نے کہا کہ مَیں ہوں حضورؐ نے فرمایا کہ مَیں بھی مَیں ہوں گویا حضورؐ نے میرے جواب کو ناپسند فرمایا ہے۔

تشریح:۔ جب کسی سے ملاقات کے لئے جائیں اور دروازہ کھٹکھٹائیں تو دریافت کئے جانے پر یہ کہنا کافی نہیں کہ مَیں ہوں بلکہ اپنا نام و پتہ بتانا چاہیئے تاکہ گھر والوں کو پوری طرح سمجھ آجائے کہ کون ہے۔ صرف "مَیں ہوں" کہنا کافی نہیں ہوتا۔

◼ عن ابی ھریرۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد لبنا فی قدح فقال ابا ھرّ الحق باھل الصفۃ فادعھم الی فاتیتھم فدعوتھم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لھم فدخلوا (البخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر میں داخل ہؤا۔ حضورؐ نے دیکھا کہ گھر میں دودھ کا ایک پیالہ موجود ہے اس پر حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بُلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے جاکر اہلِ صفہ کو پیغام پہنچایا وہ جب آئے تو انہوں نے دروازہ پر حضورؐ سے اجازت طلب کی۔ حضورؐ نے اجازت فرمائی اور وہ اندر داخل ہو گئے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ کسی کے مکان میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔ یونہی مکان میں داخل ہو جانا روا نہیں ہے۔

◼ عن کلدۃ بن حنبل ان صفوان بن امیۃ بعث بلبن او جدایۃ وضغابیس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والنبی صلی اللہ علیہ وسلم باعلی الوادی قال فدخلت علیہ ولم اسلم ولم استاذن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فقل السلام علیکم أأدخل۔ (الترمذی)

ترجمہ:۔ کلدہ بن حنبل کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے دودھ اور ہرن کا چھوٹا بچہ یا کچھ لکڑیاں وغیرہ دے کر مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضورؐ اس وقت وادی کے اونچے حصے میں تھے مَیں حضورؐ کے مکان میں بغیر سلام کہے اور اجازت لئے داخل ہو گیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور دروازہ پر جاکر السلام علیکم کہو نیز پوچھو کہ کیا مَیں اندر آجاؤں؟

تشریح:۔ ناواقف لوگوں کو اجازت لے کر اندر آنے اور السلام علیکم کہہ کر داخل ہونے کی تلقین قول و عمل سے ضروری ہے۔

◼ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم فجاء مع الرسول فان ذالک لہ اذن۔ (ابو داؤد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو آدمی بھیج کر بُلایا جائے اور وہ اسی آدمی کے ساتھ ہی آکر داخل ہو رہا ہے تو یہی اس کے لئے اجازت کافی ہوتی ہے۔

تشریح:۔ اس سے ثابت ہے کہ ایلچی کے ذریعہ بلائے ہوئے کے لئے علیحدہ طور پر اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خود بلانا اجازت کے ہم معنی ہے۔

◼ عن عبد اللہ بن بسرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجھہ ولکن من رکنہ الایمن او الایسر فیقول السلام علیکم السلام علیکم و ذالک ان الدور لم یکن یومئذ علیھا ستور (ابو داؤد)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن بسرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کے دروازہ پر آتے تھے تو دروازہ پر سامنے منہ کرکے کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ دروازہ کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے۔ اور پھر حضورؐ السلام علیکم کہا کرتے تھے۔ اور یہ اس وجہ سے تھا کہ ان دنوں دروازوں پر پردے نہ لٹکائے جاتے تھے۔

تشریح:۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ ملنے کے لئے آنے والے کو گھر والوں کے پردہ کا خیال رکھنا چاہیئے اور بالکل دروازہ کے سامنے انتظار کے لئے کھڑا نہ ہونا چاہیئے آجکل اگرچہ بالعموم دروازوں پر پردے بھی ہوتے ہیں پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ ایک طرف کھڑا ہؤا جائے۔ کیونکہ بعض گھروں میں دروازہ کھلنے سے سامنے اندر تک نظر جا سکتی ہے۔

(باقی)

تبرّکات

سادہ اور باکفائت زندگی کے متعلق کچھ باتیں

(رقم فرمودہ حضرت ڈاکٹر سیّد محمّد اسماعیل صاحبؓ)

حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام نامی سے کون مخلص احمدی واقف نہیں۔ آپ کی نظم و نثر کی سادگی اور اس سادگی کے باوجود دلکشی ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ آں موصوف کا ایک قیمتی مضمون مذکورہ بالا عنوان کے ساتھ الفضل مؤرخہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء میں شائع ہو چکا ہے۔ آجکل جبکہ سادہ زندگی کی مہم حکومت کی طرف سے بھی شروع کی گئی ہے اس نادر مضمون کو قارئینِ الفضل کی خاطر پھر قسط وار شائع کروایا جاتا ہے لیجیئے آج کی ملاقات میں پہلی قسط سے حظ اٹھایئے۔

(خاکسار شبیر احمد)

فرمایا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا کہ علاوہ ان مقررہ باتوں کے جو مَیں اپنے خطبات تحریک جدید کے متعلق بیان کر چکا ہوں احباب کو دیگر اور باتوں اور رستوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اس لئے یہ خاکسار مختصراً بطور تمہید کے اس ہیڈنگ کے ماتحت بعض ایسی باتوں کا ذکر کرتا ہے تاکہ احباب کو اس کی طرف توجہ پیدا ہو کہ ان پر یا ان جیسی اور باتوں پر عمل کرنے سے ہم اپنے اخراجات میں مزید کفایت پیدا کر سکتے ہیں۔ ہماری زندگی اس طرح اور زیادہ سادہ ہو سکتی ہے۔ اور پس ماندہ کیا ہؤا روپیہ آئندہ دینی یا دنیوی مگر ضروری کاموں کے لئے کام آسکتا ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہ ہو گی کہ ہم ایک سالن تو کھاتے ہیں مگر ساتھ ہی ایسی بے اعتدالیاں بھی جاری رکھیں جن کی وجہ سے ہماری سادہ زندگی ایک عجیب معجون مرکب بن جائے جس کا ایک حصہ تو نہایت باکفایت ہو اور دوسرا حصہ قابلِ اعتراض اور مسرفانہ۔ پس ایسی ٹھوکروں سے بچنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو ایک تفصیلی نظر اپنے اردگرد اپنے کھانے۔ کپڑے۔ رہائش۔ سفر اور تعلیمی اخراجات وغیرہ پر ڈالنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک سوراخ کو بند کرکے ہم تھوڑے فائدہ اٹھا لیں مگر دوسرے اور بڑے سوراخ کی طرف سے لاپرواہی کرکے نتیجہ یہ ہو کہ اصل مقصد ہی فوت ہو جائے۔ جن امور کو ذیل میں بیان کیا جائے گا ان پر عمل کرنا ہر شخص کے لئے لازمی نہیں ہے۔ تاہم ان باتوں کا خیال رکھنے سے ہم میں سے بعض احباب اپنے اخراجات میں سے معقول بچت نکال سکتے ہیں یا یہ ہو سکتا ہے کہ ان باتوں کو دیکھ کر ان بعض دیگر ایسے اخراجات کی اصلاح کا خیال پیدا ہو جائے جو یوں خود بخود نہ پیدا ہو سکتا۔ اس لئے محض بطور اشارہ کے مَیں ایسے بعض امور کا ذکر کر دیتا ہوں جو سادہ زندگی اور باکفایت زندگی بسر کرنے میں ہمارے کام آسکتے ہیں۔

کھانے کے متعلق بعض امور

۱۔ برف بوتل۔ شہروں بلکہ قصبات تک میں بہت سے لوگ برف اور بوتل کے بہت شائق نظر آتے ہیں اور بچوں کا تو کچھ حال ہی نہ پوچھو شاید بعض گھروں میں تمام دن کی برف اور بوتلوں کا خرچ اصل

کھانے سے زیادہ جا پڑتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ بلا کسی خاص ضرورت کے اپنے ہاں ہمیشہ برف اور بوتلیں ذخیرہ رکھتے ہیں بلکہ دکان دار سے باندھ لگا لیتے ہیں۔ پھر خواہ ٹھنڈک ہو یا بارش برف ان کے ہاں ضرور آ جاتی ہے خواہ پگھل پگھل کر ضائع ہوتی رہے حالانکہ ترشی بوتل اور ٹھنڈی برف خصوصاً بچوں کے گلے کے لئے اور ان کے دانتوں کے لئے اور ان کے معدہ کے لئے بہت مضر ہے۔ اگر متواتر یا بکثرت استعمال کی جائے۔ شہر کے لوگ تو پانی پی ہی نہیں سکتے جب تک وہ یخ کی طرح ٹھنڈا نہ ہو اور اس طرح وہ اپنے دانتوں اور قوتِ ہاضمہ کو تباہ کرتے ہیں اور مالی بوجھ اتنا پڑتا ہے کہ متوسط الحال لوگوں کے ہاں بعض مہینوں میں صرف یہی ایک خرچ ۱۰ - ۱۵ روپیہ تک جا پہنچتا ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ بعض برف بیچنے والے ایک پیسہ کی برف کوٹ کر اور اسے رنگ کر تنکوں کے سروں پر بطور گولے کے بنا لیتے ہیں۔ اور ایسے گولے پیسے پیسے بیچتے پھرتے ہیں۔ بے شک وہ تو ایک پیسے کی برف سے تین آنے کما لیتے ہیں لیکن کیا کبھی آپ نے بھی حساب کیا ہے کہ آپ کے بچے بعض اوقات ایک آنہ یا دو آنہ روزانہ اسی کھیل میں ضائع کر دیتے ہیں حالانکہ اس وقت آپ کے گھر میں بھی برف موجود ہوتی ہے۔

پس میری نصیحت یہ ہے کہ سوائے اشد ضرورت کے عمومی طور پر برف بوتل کا رواج اڑا دیا جائے ہاں مہمان کے لئے یا کبھی سخت گرمی ہو یا طبیعت بیمار ہو تو بے شک یہ بھی خدا کی نعمت ہے مگر آجکل تو یہ نعمت زحمت بنی ہوئی ہے۔ یہی حال آئس کریم کا ہے جو آجکل وباء کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔

۲۔ نشے اور بُری عادتیں

حرام نشوں کے علاوہ بعض مکروہ نشے بھی ہیں جو ہمارے اخراجات بڑھانے کا باعث ہیں اور ان میں سے مشہور یہ ہیں۔ پان زردہ۔ حقہ۔ سگریٹ۔ نسوار یعنی ہلاس۔ پوست۔ افیون اور کسی حد تک چائے عادت کی غلامی کے علاوہ یوں بھی عموماً یہ سب کسی نہ کسی طرح کا نقصان انسانی صحت کو پہنچاتے ہیں اور اس زمانہ میں تو لوگوں نے مفید اشیاء کا ناشتہ ترک کر کے عادتاً چائے کو اختیار کر لیا ہے جس کے نتیجہ میں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ خواہ وہ نقصان مالی ہو یا صحت کا یا اخلاقی۔ دوسروں کا کیا کہوں خود میرے ہاں ایک آنہ سے دو آنہ تک روزانہ کے پان آتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ہاں کوئی آدمی زردہ یا تمباکو نہیں کھاتا مگر کیا ہے؟ صرف ایک عادت اور وہ بھی نقصان دہ یعنی دانت رنگین ہو جاتے ہیں منہ ہر وقت چلتا رہتا ہے۔ ہونٹ سُرخ رنگے جاتے ہیں اور بالآخر پان کھانے والے تمباکو کے چکر میں آ جاتے ہیں اور ایک عادت سے دوسری عادت کی طرف ترقی کرتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ بعض گھروں میں کئی روپے ماہوار کی صرف چائے خریدی جاتی ہے اور جو زردہ کھاتے ہیں وہ تمباکو سے ترقی کر کے خوشبودار قوام اور مفرح گولیوں تک پہنچتے ہیں جو نہ صرف نقصان دہ ہیں بلکہ بہت قیمتی چیزیں ہیں جن پر لاکھوں روپیہ امراء اور شوقینوں کا سالانہ خرچ ہو جاتا ہے۔

پان زردہ سے بڑھ کر سگریٹ ہیں جو ہر وقت جیب میں رہ سکتے ہیں۔ میں نے بعض شخصوں کو دیکھا جو روزانہ پچاس سگریٹ تک پی جاتے ہیں اور بعض حقہ نوش لوگوں کو دیکھا ہے کہ خوشبو کے لئے قیمتی مصالحے تمباکو میں ملاتے ہیں اور اس طرح اپنا مال ضائع کرتے ہیں۔

غرض اس امر میں مناسب یہ ہے کہ عادتاً پان زردہ حقہ سگریٹ اور چائے وغیرہ کو ترک کر دینا چاہیئے۔ ہاں چائے یا پان بوقتِ ضرورت گاہے گاہے بے شک استعمال ہو سکتے ہیں لیکن تمباکو افیون پوست۔ قوام۔ زردہ کی گولیاں یا نسوار تو سوائے ضعیف العمر عادی آدمیوں کے کسی احمدی کو چکھنا بھی قابلِ شرم ہے۔ (باقی)

ولادت

(مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان و تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

عزیزہ ممتاز ملک صاحبہ بیگم ملک فقیر اللہ خاں صاحب سینئر سپرنٹنڈنٹ سپریم کورٹ کو اللہ تعالیٰ نے نواسہ عطا فرمایا ہے جس کا نام بلال احمد رکھا گیا ہے۔ عزیزہ ممتاز ملک نے لکھا ہے کہ جب تک یہ بچہ بالغ نہیں ہو جاتا وہ وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں اسکی جانب سے چندہ دیتی رہیں گی۔ احباب دُعا فرماویں اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ایک غیر احمدی دوست کے چند سوالات کے جوابات

(از محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل)

ایک غیر از جماعت دوست نے اپنی چٹھی میں چند سوالات کئے ہیں۔ تمہید میں ان کا سوال تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت پر مشتمل حدیث کا ذکر کر کے یہ ہے کہ اس حدیث کی موجودگی میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٔ نبوت کیونکر درست ہے اور کیوں آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔ ان کے اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ ہمارے نزدیک خاتم النبیین کے دو مفہوم ہیں ایک مثبت دوسرا منفی۔ اور مثبت معنوں کو منفی معنی لازم ہیں۔

مثبت معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں اور آئندہ آپکی مہر کی تصدیق اور اثر سے آپؐ کی امت میں مقامِ نبوت مل سکتا ہے اور ایسا نبی ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوتا ہے اس لئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تابع شریعتِ محمدی ہو اور شریعتِ محمدی میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کر سکے۔ ان مثبت معنی کو یہ منفی معنی لازم ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا یا مستقل نبی نہیں آ سکتا۔ ان معنوں کی تائید علمائے سلف کے اقوال سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا امتی بھی قرار دیا ہے۔ امت کا امام بھی قرار دیا ہے۔ اپنا خلیفہ بھی قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے اور اسکے درمیان کوئی نبی نہیں اور اس کا نام نبی اللہ بھی رکھا ہے۔ یہ سب باتیں احادیثِ نبویہ سے ثابت ہیں۔ پس مسیح موعود کا غیر تشریعی امتی نبی ہونا احادیثِ نبویہ سے ثابت ہے اس لئے مسیح موعود ان تیس آدمیوں میں سے نہیں ہو سکتا جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دجّال اور کذّاب قرار دیا ہے اور جو نبوت کا دعوٰے کریں گے کیونکہ یہ مدعیان شریعت میں ردّ و بدل کرنے والے یا نئی شریعت کا دعوٰے کرنے والے ہیں۔ اور ایسی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہے۔ خاتم النبیین کے معنی امام ملّا علی القاری نے یہ کئے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ناسخ شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ اور نہ ایسا شخص جو آپؐ کی امت میں سے نہ ہو (موضوعات کبیر صفحہ ۵۹) اور حدیث لانبی بعدی کے معنی علماء نے یہ کئے ہیں کہ آئندہ کوئی نبی شرع ناسخ نہیں لائے گا (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۶۲) اب سائل کے باقی سوالات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔

(۱) نبی کے لئے کسی استاد سے لکھنا پڑھنا سیکھنا کسی آیت قرآنی یا حدیث کے خلاف نہیں۔ البتہ نبی کو دین کا فہم خالصتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اور اسے علم لدنی سے حصہ دیا جاتا ہے اس لئے دین اسی سے سیکھنا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) ایک نبی کے لئے کسی ملازمت کے عہدے پر فائز ہونا بھی ممنوع نہیں۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ کی ملازمت کی تھی اور وہ اسکے وزیر مال مقرر ہوئے تھے۔ اور یہ انہوں نے خود بادشاہ سے درخواست کی تھی اجعلنی علی خزائن الارض انّی حفیظٌ علیم (سورۂ یوسف) کہ ملک کے خزانے میرے سپرد کر دیں۔ میں حفاظت کرنے والا اور امین ہوں۔

(۳) عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وحی نازل ہونے میں کئی فوائد مدنظر تھے۔

ا۔ یہ دکھانے کے لئے کہ ہر قوم اور ہر زبان کے لوگوں سے خدا تعالےٰ کا تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور وہ اپنی زبان میں اس کا روح پرور کلام سُن سکتے ہیں۔

ب۔ برہمو سماج وغیرہ کی تردید کے لئے جو لفظی الہام کے قائل نہیں تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایسی زبانوں میں بھی الہام ہوا جن کو حضور نہیں جانتے تھے۔ گویا اس سے یہ ثابت ہوا کہ الہام لفظاً بھی نازل ہوتا ہے۔

(ج) قرآن شریف بتاتا ہے ولقد بعثنا فی کلّ امّۃٍ رسولاً کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عربی زبان الہام کے لئے مخصوص نہیں البتہ یہ آخری شریعت کے لئے مخصوص تھی

(۵) "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں" اس الہام کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمادی تھی کہ آپؑ کی وفات کے وقت یا مکی حالات پیدا ہوں گے یا مدنی۔ یعنی آپکی وفات مکی حالات ہوگی یا مدنی حالات میں۔ یہ پیشگوئی اس لحاظ سے پوری ہوگئی کہ آپکی وفات جماعت کی ہجرت سے پہلے ہوگئی؛

حالات میں ؛

سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی مرحوم آف منصوری

(از سید عبدالرؤف صاحب صادق آف منصوری)

پندرہ فروری ۱۹۶۶ء کو بڑے بھائی جان سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری ربوہ میں تقریباً دو ماہ بیمار رہنے کے بعد ۷۰ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی شام بھائی جان کا تابوت بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ فیضی صاحب مرحوم میرے بڑے تایا جان حافظ سید عبدالوحید صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے۔ ہم سب خاندان کے افراد انہیں بڑے بھائی جان کہتے تھے بھائی جان کے احمدی ہونے کے واقعات بھی بہت ہی دلچسپ ہیں۔

۱۹۱۰ء میں میرے چھوٹے تایا جان حافظ سید عبدالمجید صاحب مرحوم معہ اہل و عیال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے پھر ان کی تبلیغ سے ۱۹۱۲ء میں میرے والد حافظ سید عبدالحمید صاحب مرحوم بھی معہ اہل و عیال احمدی ہو گئے۔ بڑے تایا جان علماء زمانہ کے بڑے مداح و دلدادہ تھے۔ ان حضرات کے زیر اثر ہی وہ احمدیت کے شدید ترین مخالف تھے۔ چھوٹے تایا جان اور میرے والد صاحب کے احمدی ہو جانے پر وہ اس حد تک دل برداشتہ اور نالاں ہوئے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ۱۹۱۲ء میں ایام حج کے قریب بڑے بھائی جان اور بڑی تائی جان مرحومہ کو ہمراہ لے کر ہمیشہ کے لئے منصوری کو الوداع کہتے ہوئے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ تایا جان نے احمدیت سے دور رہنے اور مکہ معظمہ میں مستقل بود و باش اختیار کرنے کے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا کہ وہ پہلے منصوری جا کر اپنی مشترکہ خاندانی جائیداد اور کاروبار میں سے اپنا حصہ علیحدہ کریں۔ اور پھر مکہ معظمہ واپس ہو جائیں۔ ۱۹۱۳ء میں دوسرے حج سے فارغ ہونے کے بعد تایا جان بڑے بھائی جان اور بڑی تائی جان کو مکہ معظمہ میں چھوڑ کر تنہا منصوری آ گئے اور اپنی غیر موجودگی میں بڑے بھائی جان کے خالہ زاد بھائی ولی محمد میر صاحب مرحوم کو ان دونوں کے پاس رہنے کے لئے ہندوستان سے مکہ معظمہ بھجوا دیا۔ منصوری پہنچ کر جب بڑے تایا جان نے اپنے چھوٹے بھائیوں پر اپنا ارادہ ظاہر کیا تو دونوں نے یہ کہا بہت اچھا مگر ساتھ ہی یہ درخواست کی آپ نے تو دو حج کر لئے ہیں اب ہمیں بھی حج کرنے کا موقع دیں۔ آپ اس سال کاروبار سنبھالیں۔ جب ہم حج کر کے واپس آ جائیں گے تو پھر جس طرح آپ کی خوشی ہو گی جائیداد اور کاروبار کر لیں گے۔ اس پر بڑے تایا جان نے دونوں چھوٹے بھائیوں کو کہا بہت اچھا تم دونوں بھی حج کر آؤ۔ ۱۹۱۴ء میں چھوٹے تایا جان اور والد صاحب حج کے لئے گئے۔ پہلی جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی ایام حج سے کچھ عرصہ قبل دونوں بھائی بخیر و عافیت مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ دوران قیام بڑے بھائی جان کی درخواست پر چھوٹے تایا جان نے اختلافی مسائل بڑی خوش اسلوبی سے بھائی جان کے سامنے بیان کئے۔ بالآخر بھائی جان کے دل نے گواہی دی کہ احمدیت برحق ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ہی وہ تقریباً چودہ سال کی عمر میں احمدی ہو گئے اور ساتھ ہی ولی محمد میر صاحب جو بھائی جان کے خالہ زاد بھائی اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے بہنوئی تھے وہ بھی احمدی ہو گئے۔ اس کے بعد یہ سب حرم شریف میں گئے اور بیت اللہ شریف کے پاس "مقام ابراہیم" پر سب نے چھوٹے تایا جان کے پیچھے دو رکعت نفل شکرانہ ادا کئے۔ بعد میں بھی حرم شریف میں ان کی اقتداء میں ہی نمازیں پڑھتے رہے۔

جنگ عظیم کی تباہ کاریوں میں دن بدن اضافہ ہو رہا تھا۔ ان حالات میں والد صاحب اور چھوٹے تایا جان نے ہندوستان واپس جانے کا ارادہ کیا۔ بھائی جان تائی جان اور ولی محمد صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر منصوری واپس آ گئے۔

۱۹۱۲ء میں بڑے تایا جان بھائی جان کو احمدیت سے بچانے کے لئے مکہ معظمہ لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے۔ ۱۹۱۴ء میں مکہ معظمہ سے ہی وہ احمدی ہو کر واپس منصوری پہنچے اس وقت بھی بڑے تایا جان احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ آخر ۱۹۱۹ء میں بڑے تایا جان احمدی ہو گئے۔ ۱۹۲۳ء میں تحریک شدھی کے خلاف محاذ جنگ میں بڑے بھائی جان نے بھی سرگرم حصہ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو وفد بھیجے تھے ان میں وہ بھی شامل تھے۔ بھائی جان کی پہلی شادی محترم فضل محمد خان صاحب حال راولپنڈی کی جو حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر ربوہ کے والدین کی ہمشیرہ حافظہ نذیر بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ بھابی جان مرحومہ احمدی خواتین میں غالباً سب سے پہلی عورت تھیں جنہوں نے قرآن شریف حفظ کیا تھا۔ ان سے ایک بچی پیدا ہوئیں۔ عزیزہ سیدہ زبیدہ اختر جو عزیزم حسن محمد خان صاحب عارف کی اہلیہ ہیں۔ بچی کی پیدائش کے چند روز کے بعد بھابی جان وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر چند سال کے بعد بھائی جان کی دوسری شادی حکیم محمد حسین صاحب قریشی ؓ آف کارخانہ مفرح عنبری لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے کی دوسری لڑکی خیر النساء بیگم سے ہوئی۔ جن کی اولاد دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ بڑا لڑکا عزیزم سید عزیز الرحمٰن صاحب تقریباً پانچ سال سے ڈھاکہ میں ہیں اور وہاں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ دوسرا لڑکا عزیزم سید محمد احمد صاحب ربوہ میں ہیں۔ بھائی جان کی وفات سے دس روز قبل وہ ایک انٹرویو کے سلسلے میں کراچی گئے ہوئے تھے۔ لڑکی عزیزہ سیدہ نعیمہ زینت عزیزم سید محمد ہارون صاحب بخاری پسر محترم سید محمد ہاشم صاحب بخاری سابقہ مبلغ کی اہلیہ ہیں تقسیم ہند کے وقت بھائی جان قادیان ہی میں تھے۔ غالباً دسمبر ۱۹۴۷ء وہ قادیان سے لاہور آئے۔ اس کے بعد تقریباً تین چار سال تک وہ کنری سابقہ سندھ میں انجمن کی فیکٹری میں منیجر کے طور پر رہے۔ اس کے بعد انہوں نے ربوہ میں رہائش اختیار کر لی ۱۹۶۵ء میں صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی فرم میسرز چیپ بورڈ سے منسلک ہو گئے کچھ عرصہ لاہور رہنے کے بعد دسمبر ۱۹۶۵ء میں وہ راولپنڈی میں برانچ منیجر کی حیثیت سے گئے۔ مگر ابھی انہوں نے چند روز ہی کام کیا تھا کہ بیمار ہو گئے اور جلسہ سالانہ سے دو تین روز قبل ربوہ آ گئے۔ بھائی جان مرحوم بہت ہی سادہ۔ نرم طبیعت رکھتے تھے اور بہت صابر تھے۔ بیماری کے دوران بھی انہوں نے بڑے بڑے ہی صبر کا نمونہ دکھایا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ منصوری دہرہ دون لدھیانہ میں بھی اپنے غیر احمدی رشتے داروں اور دوسرے دوستوں کو جب ملتے تو تبلیغ کرنے کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور انہیں بڑے پیار و محبت کے ساتھ احمدیت کے بارے میں بتاتے۔ احمدیت کی اشاعت کے لئے اپنے دل میں بڑی تڑپ اور محبت رکھتے تھے اور کسی سے بھی سلسلے کے خلاف کوئی بات نہ سن سکتے تھے۔ تقسیم ہند کے بعد جب ہمارے خاندان میں سے کچھ افراد جماعت سے الگ ہو گئے۔ تو بھائی جان کو بہت صدمہ ہوا۔ مجھ سے جب کبھی بھی ملتے۔ تو ہمیشہ اس کا ذکر کرتے اور کہتے میں ان کے لئے بہت دعائیں کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ بڑے بھائی جان کو غریق رحمت کرے۔ ان کی روح پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمادے جنت الفردوس میں اپنے قرب و جوار میں انہیں جگہ دے اور ان کے درجات ہمیشہ بلند کرتا رہے۔ آمین ثم آمین۔ مولا کریم ہم عاجزوں کے گناہوں کو معاف فرمائے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ اور بوقت رحلت ہم میں سے ہر ایک کا احمدیت پر خاتمہ بالخیر ہو۔

مالی کی ضرورت

دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ایک مالی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ کام جاننے والے احباب فوری طور پر درخواست دیں یا دفتر میں آ کر ملاقات کریں۔

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جنگ کے دوران میں لاحق ہونے والے نقصانات کے سلسلے میں

حکومت ہندوستان کے خلاف دعاوی

دشمن کے حملے کے نتیجہ میں پاکستانی شہریوں کی منقولہ و غیر منقولہ جائیدادوں کی گمشدگی، نقصانات تباہی کے ضمن میں بھارتی شہریوں یا فرموں یا حکومت ہند کے خلاف پاکستانی شہریوں کے کلیم کی مکمل فہرست کی تیاری میں حکومت کی مدد کے لئے عوام الناس نیز کاروباری اور دیگر اداروں اور تنظیموں سے التماس ہے کہ وہ ایسے تمام نقصانات کی جو انہیں لاحق ہوئے مکمل تفصیلات مندرجہ ذیل حکام کو ارسال کر دیں۔

(ا) مشرقی پاکستان میں رہنے والے۔ سیکرٹری۔ حکومت مشرقی پاکستان ریونیو ڈیپارٹمنٹ ڈھاکہ کو بھیجیں

(ب) مغربی پاکستان میں رہنے والے سیکرٹری۔ حکومت مغربی پاکستان انڈسٹریز کامرس اینڈ منرل ریسورسز ڈیپارٹمنٹ لاہور کو بھیجیں

کلیموں میں دوسرے امور کے علاوہ نقصان کا تخمینہ (ا) روپوں میں (ii) زر مبادلہ کی حیثیت میں بصورت ضبطی، گمشدگی، نقصان زدگی یا تباہی در آمدہ اشیاء ابھی درج ہونا چاہیئے۔

یہ کلیم معہ دستاویزی ثبوت بشرطیکہ میسر ہو سکے ۱۵ مارچ ۱۹۶۶ء تک پیش کر دیئے جائیں۔

A 670. No 5164

اب وقت آگیا ہے

کہ تمام مقامی جماعتیں لازمی چندوں کے بجٹ پورا کرنے کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور ۳۰ اپریل تک چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے تمام بقائے صاف کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بجٹ کے کسی حصہ کی ادائیگی پر مطمئن نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ ہر جماعت سے توقع رکھتے تھے کہ وہ اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کرے۔ حضور فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک یہ نہایت ہی خطرناک بات ہے۔ اگر ہم تشخیص شدہ آمدنی پر بھی بجٹ کی بنیاد نہ رکھ سکیں۔ اب جو ناظر بیت المال کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ آمدنی کا بجٹ تو رکھتا ہے۔ مگر اس میں سے ۷۵ فی صدی وصول ہوگا۔ یہ زہر ہے۔ جو جماعت کے کان میں ڈالا گیا۔ جنہوں نے سادہ سمجھیں گے۔ ۷۵ فیصدی کے وصول ہونے کی ہم سے امید ہے۔ یہی دینا چاہیئے۔ ان کو سارا دینے کا خیال نہ آئیگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ۲۵ فی صدی کم دینا تو اپنا حق سمجھ لیں گے۔ اور پھر ۲۵ فی صدی خود کم کر دیں گے۔ یہ نقص اس طرح دور ہو سکتا ہے۔ کہ کسی جماعت کا جو بجٹ تجویز ہو۔ اگر وہ اس کے متعلق اپیل کر کے اور معقول وجوہات پیش کر کے تبدیلی نہ کرائے اور پھر اسے پورا نہ کرے تو جس قدر کمی رہے۔ وہ اس کے نام پر قرض دکھائی جائے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کرنے میں ہر شخص کا اپنا فائدہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:۔ انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۵ (توبہ۔ ع ۷) ترجمہ:۔ اے مومنو! جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو۔ خواہ تم بے ساز وسامان ہو۔ خواہ باساز وسامان۔ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ اگر تم سمجھ سکو تو جان لو کہ ایسا کرنا تمہارے اپنے لئے ہی فائدہ مند ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

سکرٹریان مال توجہ فرمائیں

سکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جن جماعتوں کے پاس رسید بکیں ہوں اور جو ختم ہو چکی ہوں اور انسپکٹران بیت المال نے پڑتال کر لی ہو۔ وہ نظارت ہذا میں بذریعہ ڈاک واپس بھجوا دیں۔ یا مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان کے ہاتھ بھجوا دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

معلّم کی ضرورت ہے

گلبرگ لاہور میں بچوں کو قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ پڑھانے کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے۔ جسے معقول تنخواہ دی جائے گی۔ اسکے لئے خواہشمند اصحاب برائے مہربانی جلد سے جلد درخواستیں میرے نام بھجوائیں۔ (مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی

مورخہ ۵ مارچ کو مکرم عبداللطیف خان صاحب ابن محترم مرزا محمد حسین صاحب مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ثریا جبیں صاحبہ بنت مکرم قاضی محمد سعید صاحب قریشی چک سنہ معوان ضلع گوجرانوالہ سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا۔

مورخہ ۶ مارچ کو دولہا کے بڑے بھائی مکرم عبدالمنان خان صاحب ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ کے مکان پر دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں متعدد احباب شامل ہوئے۔

بزرگان سلسلہ واحباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

وقف جدید کے وعدے جلد ارسال فرما دیں

جن جماعتوں نے سال نہم کے وعدے اب تک ارسال نہیں فرمائے۔ مہربانی فرما کر مشاورت تک اپنے وعدے بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم وقف جدید)

ضروری اعلان برائے انسپکٹران تحریک جدید

جملہ انسپکٹران صاحبان تحریک جدید مغربی پاکستان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ مجلس مشاورت کے پیش نظر ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء تک مرکز میں پہنچ کر دفتر میں رپورٹ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیزم سیٹھی عبدالعزیز صاحب مالک پرفیوم کمپنی پشاور عرصہ سے بیمار ہیں۔

سیٹھی عبدالرحمٰن احمدی جہلم

۲۔ تمام احمدی طلباء اور طالبات کی امتحانوں میں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا ظفر احمد دارالفضل تحریک جدید)

۳۔ میری اہلیہ صاحبہ کو اعصابی دردوں کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔ (خاکسار سیٹھی کرم الٰہی)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور خاکسار کے بچے مختلف امتحانات دے رہے ہیں۔ نیاز قطب الاحد بٹ پشاور شہر

۵۔ میرے بیٹے کے ہاں عرصہ سے کوئی اولاد نہیں ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور لمبی عمر پانے والی اولاد عطا فرمائے۔

(حاجی احمد صاحب کنجاہ روڈ گجرات)

ولادت

۱۔ ملک صلاح الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اس سے پہلے کئی بچے فوت ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز اس کی دادی اماں اور نانی اماں عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد امین امیر جماعت احمدیہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲/۲/۶۶ بروز جمعرات بوقت صبح چار بجے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ شیخ حفیظ اللہ صاحب کی پوتی اور شیخ منظور احمد صاحب کی نواسی ہے۔ تمام احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا کرے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین ثم آمین (خاکسار شیخ رفیق احمد احمدی دینا پور)

ضروری اطلاع

احباب کی سہولت کے لئے خاکسار نے اپنا مطب احمد نگر سے غلہ منڈی ربوہ میں منتقل کر لیا ہے۔ لہٰذا احباب علاج اور طبی مشورہ کے لئے "دارالعلاج" میں تشریف لائیں۔ نیز احباب کو "دارالعلاج" سے جملہ مرکبات۔ مفردات اور تازہ بتازہ عرقیات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں

حکیم محمد اسلم فاضل دقی زبدۃ الحکماء "دارالعلاج" غلہ منڈی۔ ربوہ

گمشدہ ٹرنک

مورخہ ۳/۳/۶۶ بروز جمعرات میرا ایک ٹرنک چنیوٹ سے لالیاں جاتے ہوئے نصرت ٹرانسپورٹ کمپنی کی بس پر گم ہو گیا ہے۔ جس میں نقد ۲۰۵۰ روپے نقد بیگ ساڑھے پانچ تولے کا زیور تھا۔ چار جوڑے کپڑے اور بچوں کے کپڑے وغیرہ تھے۔

اگر کسی صاحب کو وہ ملا ہو واپس فرما دیں یا کسی کو ان کا علم ہو تو اطلاع دیں۔ ان تمام چیزوں کو واپس کرنے والے کو پانچ صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

محمد حنیف نعمانہ بھوانہ

ضلع جھنگ

ھو الشافی
یہ امراض

ہمارے مجربات کی چار ادویات کی چند خوراکوں سے ختم ہو جاتی ہیں۔

۱۔ جوڑوں اور اعصاب کی پرانی دردیں
۲۔ بواسیر (خونی ہو یا بادی)
۳۔ ناسور (FISTULA)
۴۔ پرانی درد سر
۵۔ دمہ (ضیق النفس)، ۶۔ آنکھوں کے ککرے
۷۔ کان سے پیپ وغیرہ کا اخراج

قیمت فی دوا مکمل چار خوراک ۱۰/- روپے قیمت پہلی دوا (از انگشی) خوراک ۳/- روپے کیور ٹیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کرشن بلڈنگ انارکلی لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل پر آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مالی اور سیکرٹری وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۳۱

میں انیسہ رحمان زوجہ عبدالرحمن صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں

(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ
(۲) کانٹے ایک تولہ طلائی مالیتی ۱۳۲/- روپیہ
(۳) ہار طلائی ۱۰۰/-
کل میزان ۲۳۲/- روپے

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد :۔ انیسہ رحمان۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن صاحب خاوند موصیہ
گواہ شد : سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۱۳۰ میں سید بشیر احمد ولد سید محمد علی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

(۱) موجودہ وقت میں میری ماہوار آمدن و تنخواہ مبلغ ۲۹۰/- روپے ہے (۲) میری زمین زرعی صرف ۱۸ کنال کا میں موضع سیدانوالی ڈاکخانہ کوٹلی امیر علی تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا واحد مالک ہوں جس کی قیمت وہاں تقریباً ۳۰۰۰/- روپیہ کل ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی جائیداد نہیں۔ لہذا میں اپنی ماہوار آمدنی اور اس زمین کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں آمد کا ماہوار حصہ ہر ماہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا اور زمین کی قیمت جلد ادا کر دوں گا۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد یا روپیہ اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

(۳) ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں میں اطلاع دیتا رہوں گا

(۴) میری وصیت آج مورخہ ۶۵/۱/۱۷ سے ہی منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ سید بشیر احمد ریلوے انسپکٹر ریلوے کالونی لائل پور

گواہ شد :۔ فضل الدین بنگوی سیکرٹری وصایا لائل پور
گواہ شد :۔ شیخ عبدالقیوم پریذیڈنٹ حلقہ غلام محمد آباد لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۱۲۹

میں امۃ الوسیم بنت ماسٹر اسلام باری صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ڈاک خانہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار وظیفہ پر ہے۔ جو اس وقت ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو سکے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :۔ امۃ الوسیم۔ فرسٹ ایر ایم بی بی ایس ہوسٹل فاطمہ جناح میڈیکل کالج ٹمپل روڈ لاہور

گواہ شد :۔ اسلام باری مکان نمبر B/۳۱/۲۷ نئی آبادی کربلا روڈ۔ منٹگمری
گواہ شد :۔ فقیر اللہ مکان نمبر ۱۹۱ فرید ٹاؤن۔ منٹگمری۔

مسل نمبر ۱۸۱۲۸

میں امیر بیگم بیوہ ملک رشید احمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا گزارہ صرف اس طرح ہے کہ میرے بچے کچھ نہ کچھ بطور کھانا کپڑا وغیرہ کے دیتے ہیں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اگر مجھے کوئی آمدنی کسی قسم کی ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

میرے پاس تقریباً پونے آٹھ ماشے سونا ہے جس کا ۱/۵ حصہ وصیت کرتی ہوں۔ جس کی مالیت تقریباً ۱۰۰/- روپے ہے جس کا پانچواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

العبد :۔ امیر بیگم بیوہ رشید احمد نشان انگوٹھا
گواہ شد :۔ ریاض انور بقلم خود
گواہ شد :۔ فقیر اللہ سیکرٹری وصایا منٹگمری

مسل نمبر ۱۸۱۲۷

میں حسن آرا بیگم زوجہ ڈاکٹر دلاور حسین صاحب قوم بھوئیاں پیشہ ملازمت و خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۳۶/۲ مارٹن روڈ کوارٹرز کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے :۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپیہ ہے (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

(۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ۱ تولہ
(۲) نکلس ، ایک عدد ، ۱½ ،
(۳) چوڑیاں ، ۳ عدد ، ۳ ،
جملہ وزنی — ۵½ ،

جس کی قیمت مبلغ ۵۵۰/- روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں ملازمت بھی کرتی ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۹۵/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بطور وصیت داخل یا حوالہ کروں گی یا بسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرما دی جائے۔

العبد :۔ حسن آرا بیگم

گواہ شد :۔ عبدالرحیم ریٹائرڈ شمس عرفانی سیکرٹری وصایا حلقہ مارٹن روڈ کراچی۔
گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۵۱۲۶

میں شیم بی بی بیوہ غلام نبی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ ساکن لاٹھیانوالہ ۱۹۲ ڈاک خانہ کھرڑیانوالہ ضلع لائل پور حال محلہ الف کوارٹرز صحابہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵/۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے

(۱) حق مہر مبلغ ۳۲۱/- روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۲۔ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے میرے خاوند مرحوم کی پنشن ماہوار مبلغ ۴۰/- روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :۔ نشان انگوٹھا شیم بی بی بیوہ غلام نبی چک ۱۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور حال ربوہ محلہ الف کوارٹرز صحابہ۔

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا
گواہ شد :۔ رحیم بخش ولد عالم دین پریذیڈنٹ جماعت چک ۱۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ الفضل ربوہ
مینیجر
سے خط و کتابت کیا کریں۔

دینی جماعتوں اور دینی کاموں کو چلانے کے لئے وقف کی ضرورت ہوتی ہے

جس جماعت میں وقف کا سلسلہ نہ ہو وہ اپنا کام کبھی مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد میں پھر اس مضمون کو لیتا ہوں جو میں نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا اور وہ مضمون یہ تھا کہ جماعت میں وقف کی طرف توجہ کم ہو گئی ہے اور اس کا احساس آہستہ آہستہ مٹتا جا رہا ہے۔ وہ یہ سمجھتی ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے وہ خود کرے گا۔ حالانکہ یہ نقطۂ نگاہ بالکل غلط ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر کام خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ مگر وہ بیوقوفی کی حد تک اسے لمبا کر دیتے ہیں۔ اور اس کا ایک غلط مفہوم لے لیتے ہیں۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ رزق خدا تعالیٰ دیتا ہے لیکن تم میں سے کوئی شخص بھی یہ نہیں کہتا کہ رزق تو خدا تعالیٰ نے دینا ہے اس لئے میں نوکری کیوں کروں۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اولاد اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ لیکن دنیا میں لوگ نکاح کرتے ہیں۔ اگر اولاد نہ ہو تو بیویوں کا علاج کرواتے ہیں۔ اور کبھی کسی نے یہ نہیں کہا کہ اولاد تو خدا تعالیٰ نے دینی ہے مجھے نکاح کی کیا ضرورت ہے بلکہ ہر شخص نکاح کرتا ہے اور اولاد کے لئے علاج معالجہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا۔ پھر خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو تو وہی شفا دیتا ہے۔ لیکن تم یہ نہیں کہتے کہ جب شفا خدا تعالیٰ نے دینی ہے۔ تو ہم اپنے بیمار بچہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر کے پاس کیوں جائیں۔ بلکہ تم ان ساری جگہوں پر یہ سمجھتے ہو۔ کہ باوجود اس کے کہ سارے کام خدا تعالیٰ نے کرنے ہیں۔ پھر بھی انسان کو اس کے متعلق حسب استطاعت کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر جب وقف کا سوال آتا ہے۔ تو تم اس کے لئے کوئی حرکت نہیں کرتے۔ اور یہ کہہ دیتے ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر یہ بات تمہارے دوسرے اعمال سے ملا کر دیکھی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تمہارے نفس کا دھوکہ ہے۔ یا تم دوسروں کو دھوکہ دینا چاہتے ہو۔ اور یا پھر تمہاری عقل اتنی کمزور ہے۔ کہ تم اس بات کا انکار کرتے ہو۔ کہ جو تمہاری زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دینی جماعتوں اور دینی کاموں کو چلانے کے لئے وقف کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر دینی جماعتیں کبھی زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے کہ جس کا کام صرف قومی کام کرنا ہو اور اور یا پھر دوسرے کام وہ صرف ضمنی طور پر کرے۔ اصل کام قومی کام ہو آخر ہر آدمی ایک وقت میں تین چار کام کر لیتا ہے۔ مثلاً سکول ماسٹر ہے۔ وہ پرائیویٹ ٹیوشن بھی کر لیتا۔ یا ڈاکٹر ہے۔ اگر وہ ملازم ہو۔ تو پرائیویٹ پریکٹس بھی کر لیتا ہے۔ لیکن جب سرکاری کام سامنے ہو۔ تو وہ دوسرے کام کو نظر انداز کر دے گا۔ اور پرائیویٹ پریکٹس یا پرائیویٹ ٹیوشن چھوڑ کر اپنے مفوضہ کام کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پس قرآن کریم کہتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا اصل کام قومی کام ہو۔ وہ بے شک زراعت کر لے تجارت کر لے یا کوئی اور پیشہ کر لے لیکن اس کے اصل کام میں کوئی روک واقع نہ ہو۔ ہم نے بھی بعض واقفین کو اجازت دی ہوئی ہے کہ وہ زائد کام کر لیں۔ بلکہ بعض دفعہ میں نے دفتر والوں کو ڈانٹا ہے کہ تم واقفین کو زائد کام کرنے سے کیوں روکتے ہو۔ ہاں ہم نے یہ شرط رکھی ہے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ میں فلاں کام کرنے لگا ہوں بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ واقفین کو زائد کام کرنے کی تحریک کرنی چاہیئے لیکن بغیر وقف کے دین کا کام کرنا مشکل ہے جس جماعت میں وقف کا سلسلہ نہ ہو وہ اپنا کام کبھی مستقل طور پر جاری نہیں رکھ سکتی"

(الفضل ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

مغربی بنگال میں خونریز ہنگامے پولیس کی فائرنگ سے ۱۵ افراد ہلاک

مظاہرین نے ریل کے ۱۸ ڈبے اور تین سٹیشن نذر آتش کر دیئے۔

کلکتہ :۔ ۱۱ مارچ۔ بھارتی حکومت کی غذائی پالیسی کے خلاف کل پھر مغربی بنگال میں خونریز مظاہرے ہوئے ہیں۔ مظاہرین نے کلکتہ، ہوڑہ اور سیالدہ کے ریلوے سٹیشنوں کو آگ لگا دی۔ ایک میل ٹرین کی تین کاریں جلا دیں اور ایک مسافر گاڑی کے ۱۸ ڈبے نذر آتش کر دیئے۔ کلکتہ سے ۱۲ میل دور ایک ریلوے پل کو جلا دیا پولیس نے متعدد مقامات پر فائرنگ کی جس سے ۱۵ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ کلکتہ شہر میں ہڑتال ہے اور صوبہ بھر میں ریلیں، بسیں اور ڈم ڈم کے ہوائی اڈے پر طیاروں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے اور شہر کا نظم و نسق سنبھالنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔

آل انڈیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ کل تیسرے پہر کلکتہ کے نواحی علاقہ ہنگلی میں پولیس کی فائرنگ سے دس افراد ہلاک ہو گئے اور مشتعل ہجوم نے ایک پولیس انسپکٹر کو جان سے مار دیا۔ اس جگہ پولیس اور مشتعل ہجوم کے درمیان دو گھنٹے تک دست بدست لڑائی ہوئی۔ جس میں بے شمار افراد زخمی ہوئے پولیس نے ہگلی کے علاقہ میں تین جگہ پر شدید فائرنگ کی اس کے بعد علاقہ کا نظم و نسق فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ نے بتایا ہے کہ صوبہ میں صورت حال نازک ہے انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہگلی میں پولیس کی فائرنگ سے دس آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کونا گڑھ کے علاقہ میں ہجوم نے ایک پولیس انسپکٹر کو اینٹیں مار کر ہلاک کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ شمالی کلکتہ میں بھی زبردست مظاہرے ہوئے ہیں۔ جہاں پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے بار بار آنسو گیس استعمال کی۔ کل کے ہنگاموں کا آغاز اس وقت ہوا جب پورے مغربی بنگال میں اپوزیشن کی نو جماعتوں کی اپیل پر عام ہڑتال کی گئی۔

قومی یک جہتی وقت کی اہم ضرورت ہے

ڈھاکہ میں صدر ایوب کی تقریر

ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ صدر ایوب نے قوم میں اتحاد، یگانگت اور یک جہتی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ قوم میں یک جہتی پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں صوبوں کے نمائندوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ ملاقاتیں ہونی چاہئیں۔ ان ملاقاتوں کا یہ فائدہ ہوگا کہ ملک کے دونوں حصوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ مٹ جائے گا کیونکہ ایک مرتبہ جب آپ ایک دوسرے سے واقف ہو جائیں تو آپ ایک دوسرے کے دل و دماغ کے قریب ہو جائیں گے اور پھر تمام اختلافات مٹ جائیں گے جس کے بعد ملک ترقی اور خوشحالی کی راہ پر آگے بڑھ سکے گا۔

صدر ایوب کل رات یہاں ایک عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے جو مشرقی پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے ان کے اعزاز میں دیا۔ صدر مملکت پاکستان مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں۔ عشائیہ میں قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبدالجبار خان۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان بھی شریک ہوئے۔

انہوں نے اپنی تقریر میں مزید کہا کہ ملک میں اتحاد پیدا کرنے اور ملک کو خوشحال بنانے کی ذمہ داری پاکستان مسلم لیگ پر عائد ہوتی ہے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۰ مارچ کے صفحہ ۸ پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے ان کی بیگم صاحبہ کے لئے جو درخواست دعا شائع ہوئی ہے اس میں سہو کتابت سے یہ شائع ہو گیا ہے کہ ان کا وزن ۹ پونڈ کم ہو گیا ہے درحقیقت ان کا وزن دو پونڈ کم ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں اور ان کی صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں!